تین پسندیدہ صفات

03-June-2021

ہفتہ وار سنتوں بھرے اجتماع میں ہونے والا
سنتوں بھرا بیان

(For Islamic Brothers)

3 جون، 2021 کو پاکستان کے ہفتہ وار اجتماعات میں ہونے والا بیان

تین پسندیدہ صفات

اس بیان میں آپ جان سکیں گے...

✿ ...اللہ پاک کی بندے سے محبت کا معنی اور محبوبِ الٰہی کے فضائل

✿ ...اللہ پاک کا محبوب بنانے والی تین صفات

✿ ...تقویٰ کے فضائل و فوائد اور متقی بننے کے طریقے

✿ ...”غنی“ کسے کہتے ہیں؟ غنی بننے کے طریقے

✿ ...گمنامی کیا ہے؟ گمنامی کے فضائل و فوائد

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سنٹر)

(شعبہ بیاناتِ دعوتِ اسلامی)

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَ السَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ ط

اَمَّا بَعْدُ ! فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَانَبِیَّ اللّٰہ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحٰبِکَ یَانُوْرَ اللّٰہ

نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف (ترجمہ: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نِیَّت کی)

پیارے اسلامی بھائیو! نَوَیْتُ سُنَّتَ الْاِعْتِکَاف کا معنی ہے: میں نے سُنَّت اعتکاف کی نیت کی۔ جب بھی مَسْجِد میں حاضِری ہو، ہر بار یاد کر کے عربی، اردو یا کسی بھی زبان میں اعتکاف کی نیت کر لینی چاہیے، اِنْ شَآءَ اللّٰہ! اس کی برکت سے جب تک مسجد میں رہیں گے، نفل اعتکاف کا ثواب بھی ملتا رہے گا۔ یاد رکھئے! مسجد میں کھانا، پینا، سونا، سحری افطاری کرنا، دَم کیا ہوا پانی پینا وغیرہ شرعاً جائِز نہیں، اعتکاف کی نیت کر لیں گے تو یہ کام بھی جائِز ہو جائیں گے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

درودِ پاک کی فضیلت

اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو دِن میں مجھ پر ایک ہزار مرتبہ دُرُود پاک پڑھے، وہ اس وقت تک نہیں مرے گا، جب تک جنت میں اپنا مقام نہ دیکھ لے۔ [1]

نبی کی شان میں ہو جس قدر دُرُود پڑھو | مُحِبّو پاؤ گے جنت میں گھر دُرُود پڑھو [2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

---

1 ...الترغیب فی فضائل الاعمال، صفحہ:14، حدیث:19

2 ...نورِ ایمان، صفحہ:56 ملتقطاً۔

بیان سننے کی نیّتیں:

حدیثِ پاک میں ہے: اَفْضَلُ الْعَمَلِ اَلنِّیَّۃُ الصَّادِقَۃُ سچی نیت اَفْضَل عَمَل ہے۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اچھی نیت بندے کو جنّت میں داخِل کر دیتی ہے، لہٰذا ہر نیک وجائز کام سے پہلے اچھی اچھی نیّتیں کرنے کی عادت بنائیے۔ آیئے! بیان سننے سے پہلے بھی اچھی اچھی نیّتیں کر لیتے ہیں، نیت کیجئے! ❁ عِلْم سیکھنے کے لئے پورا بیان سُنوں گا ❁ بااَدب بیٹھوں گا ❁ دورانِ بیان سُستی سے بچوں گا ❁ اپنی اِصلاح کے لئے بیان سُنوں گا ❁ جو سُنوں گا دوسروں تک پہنچانے کی کوشش کروں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! حضرت سَعْد بِنْ اَبِیْ وَقَاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ صحابیِ رَسُول ہیں اور اُن 10 خوش نصیب صحابہ میں سے ہیں، جنہیں مالِکِ جنّت، قاسِمِ نعمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے دُنیا میں ہی جنّت کی بشارت عطا فرمائی۔ آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ بہت بہادر، جوشِ ایمانی رکھنے والے، بڑے متقی، پرہیز گار اور عِبَادت گزار تھے۔ ایک روز حضرت سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اپنے جانوروں کی دیکھ بھال فرما رہے تھے کہ آپ کا بیٹا عُمر بن سَعْد آیا اور بولا: ابا جان...! آپ یہاں اُونٹ بکریوں کی دیکھ بھال کر رہے ہیں جبکہ لوگ وہاں خلافت کی باتیں کر رہے ہیں، حضرت سَعْد بِنْ اَبِی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کے سینے پر ہاتھ مارا اور فرمایا: اُسْکُتْ خاموش ہو جاؤ...! پھر آپ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ نے ایک حدیثِ پاک سُنائی، فرمایا: میں نے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو فرماتے سُنا کہ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ

[1]... جامع صغیر، صفحہ: 81، حدیث: 1284۔

اَلْخَفِیَّ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی اور گمنام بندے سے محبت فرماتا ہے۔[1]

مٹا میرے رنج والم یااِلٰہی! | عطا کر مجھے اپنا غم یااِلٰہی
شرابِ محبت کچھ ایسی پلا دے | کبھی بھی نشہ ہو نہ کم یااِلٰہی
نہ دے تاجِ شاہی، نہ دے بادشاہی | بنا دے گدائے حرم یااِلٰہی[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

اللہ پاک کے پسندیدہ بندے کے فضائل

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ایک مختصر حدیث پاک جو حضرتِ سَعْد بِنْ اَبِیْ وقاص رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے اپنے بیٹے کو سُنائی اور انہیں سبق دیا کہ دُنیا میں مقام ومرتبے اور منصب کی خواہش کرنا فضیلت کی بات نہیں بلکہ تقویٰ اختیار کرنا، غنی بننا اور گمنام رہنا باعثِ فضیلت ہے۔ اس حدیثِ پاک سے معلوم ہوا کہ جس بندے کے اندر یہ 3 اَوصاف پائے جائیں، اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

اس سے پہلے کہ ہم ان 3 اوصاف کی علیحدہ علیحدہ وضاحت سننے کی سعادت حاصل کریں، 2 مدنی پھول ذہن نشین کر لینے چاہئیں:

پہلے نمبر پر یہ بات سمجھنے کی ہے کہ اللہ پاک کی بندے سے محبت کا مطلب کیا ہے؟ حُجَّۃُ الْاِسْلَام، امام محمد بن محمد غزالی رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِ نے اس کا ایک مطلب یہ بیان فرمایا ہے کہ اللہ پاک کی اپنے بندے سے محبت یہ ہے کہ اللہ پاک بندے کے لئے اپنے قرب کے

---

1 ... مسلم، کتاب: الزہد، صفحہ: 1135، حدیث: 2965۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ: 109 ملتقطاً۔

دروازے کھول دیتا ہے۔[1]

<u>دوسرا مدنی پھول</u> جو اس مقام پر ذہن نشین رکھنے کا ہے وہ یہ کہ ایک ہے: **بندے کا اللہ پاک سے محبت کرنا۔** یہ بھی بڑی فضیلت کی بات ہے، بڑی شان و عظمت کی بات ہے لیکن اس سے زیادہ فضیلت کی، اس سے زیادہ عظمت و شان والی بات یہ ہے کہ **اللہ پاک اپنے بندے سے محبت فرمائے۔** بندہ تو بندہ ہے، بندہ اپنے خالق سے محبت کرے، اپنے مالک سے محبت کرے، اپنے رَبّ سے، اپنے پالنے والے سے، اپنے رَازِق سے محبت کرے، یہ بندے کا حق بنتا ہے مگر اللہ پاک رَبّ ہو کر، خالِق و مالِک ہو کر اپنے بندے سے محبت فرمائے تو یہ زیادہ فضیلت و شان والی بات ہے۔

"بُخاری شریف" میں ایک حدیث قدسی ہے، اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: مَا يَزَالُ عَبْدِیْ يَتَقَرَّبُ اِلَیَّ بِالنَّوَافِلِ بندہ نوافل کے ذریعے میرا قُرب حاصل کرتا رہتا ہے، کرتا رہتا ہے، حَتّٰی اُحِبَّهٗ یہاں تک کہ میں (اللہ پاک) اس سے محبت فرمانے لگتا ہوں، فَاِذَا اَحْبَبْتُهٗ پس جب میں بندے سے محبت فرماتا ہوں تو كُنْتُ سَمْعَهُ الَّذِیْ يَسْمَعُ بِهٖ میں اس بندے کے کان ہو جاتا ہوں جن سے وہ سنتا ہے، وَبَصَرَهُ الَّذِیْ يُبْصِرُ بِهٖ، اس بندے کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، وَيَدَهُ الَّتِیْ يَبْطِشُ بِهَا میں اس بندے کے ہاتھ ہو جاتا ہوں جن سے وہ پکڑتا ہے، وَرِجْلَهُ الَّتِیْ يَمْشِیْ بِهَا اور میں اس بندے کے پاؤں ہو جاتا ہوں جن سے وہ چلتا ہے[2] اور ایک روایت میں ہے: وَفُؤَادَهُ الَّذِیْ يَعْقِلُ بِهٖ میں اس

---

1 ...احیاء العلوم، جلد: 5، صفحہ: 105۔
2 ...بخاری، کتابُ: الرِّقَاق، بابُ: التَّوَاضُع، صفحہ: 1597، حدیث: 6502۔

بندے کا دل ہو جاتا ہوں جس سے وہ سوچتا، سمجھتا ہے، وَلِسَانَهُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِهٖ اور میں اس بندے کی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بات کرتا ہے، اِنْ دَعَانِیْ اَجَبْتُهٗ اگر وہ بندہ مجھ سے دُعا کرے تو میں اس کی دُعا پُوری کرتا ہوں، وَاِنْ سَاَلَنِیْ اَعْطَیْتُهٗ اور اگر میرا محبوب بندہ مجھ سے کسی چیز کا سُوال کرے تو میں اسے عطا فرماتا ہوں۔[1]

اے عاشقانِ رسول! اس حدیثِ پاک کے مطابق اللہ پاک کا بندے کے کان، آنکھ، زبان، ہاتھ، پاؤں، دِل اور زبان بن جانے کا یہ مطلب ہرگز نہیں ہے کہ مَعَاذَ الله! اللہ پاک بندے میں سرایت کر جاتا ہے، نہیں، نہیں، ایسا ہرگز نہیں ہے۔ حدیثِ پاک کا ایک مطلب جو عُلَما نے بیان فرمایا وہ یہ ہے کہ جب اللہ پاک بندے سے محبت فرماتا ہے تو اسے اپنے قرب سے نواز دیتا ہے، یہاں تک کہ بندہ "فَنَا فِی الله" کے درجے تک پہنچ جاتا ہے، پھر اس کے اعضاء میں خدائی طاقتیں آجاتی ہیں، اور وہ ایسے کام کرلیتا ہے جن تک عقل کی رسائی نہیں ہوتی، وہ بندہ صِفَاتِ الٰہی کا مظہر ہو جاتا ہے، اب اُس کی یہ شان ہوتی ہے کہ ۞ وہ دیکھتا تو اپنی ہی آنکھ سے ہے مگر اُس کی آنکھ میں نورِ الٰہی جلوہ گر ہوتا ہے، لہٰذا وہ نزدیک کو بھی دیکھتا ہے، دُور کو بھی دیکھتا ہے، ظاہِر کو بھی دیکھتا ہے، پوشیدہ کو بھی دیکھتا ہے، ۞ بندہ سنتا تو اپنے کان ہی سے ہے مگر اس کا سننا اللہ پاک کی صِفَتِ "سَمِیْع" کا مظہر ہو جاتا ہے، اس کی سماعت خُدائی طاقت کا مظہر ہو جاتی ہے، لہٰذا وہ دور کا بھی سنتا ہے، نزدیک کا بھی سنتا ہے، ۞ اسی طرح وہ پکڑتا اپنے ہاتھ ہی سے ہے مگر اس کا پکڑنا اللہ پاک کی صفتِ "بَطْش (یعنی گرفت فرمانے کی صِفَت)" کا مظہر ہوتا ہے، ۞ وہ چلتا اپنے ہی پاؤں سے ہے مگر اس کے

1 ... موسوعہ ابنِ ابی دُنیا، رسالہ: الاَوْلیاء، جلد: 2، صفحہ: 399، حدیث: 45۔

پاؤں میں خُدائی طاقت رکھ دی جاتی ہے، ❁ وہ سوچتا سمجھتا اپنے ہی دِل سے ہے مگر اس کے سوچنے سمجھنے کی صلاحیت میں خُدائی طاقت رکھ دی جاتی ہے، ❁ وہ بولتا اپنی ہی زبان سے ہے مگر اس کے بولنے میں خُدائی طاقت کار فرما ہوتی ہے۔ ہمارے آقا و مولیٰ، مکی مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے قیامت تک کے واقعات آنکھ سے ملاحظہ فرما لیے، حضرت یعقوب عَلَیْہِ السَّلَام نے کنعان میں بیٹھے ہوئے مصر سے چلی یوسُف عَلَیْہِ السَّلَام کی قمیص مبارک کی خوشبو سونگھ لی، حضرت سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام نے 3 میل کی فاصلے سے چیونٹی کی آواز سُن لی، آپ کے وزیر حضرت آصف رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے پلک جھپکنے کی دیر میں یمن سے تختِ بلقیس لا کر ملکِ شام میں حاضر کر دیا، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ عَنْہُ نے مدینہ منورہ سے خطبہ پڑھتے ہوئے ”نہاوند“ میں اسلامی لشکر کے حالات دیکھ بھی لئے اور اُن تک اپنی آواز مبارک پہنچا بھی دی، اعلیٰ حضرت، امامِ اہلسنت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ ہر جمعرات کو بریلی شریف سے مدینہ منورہ حاضِری دیا کرتے تھے، یہ سب اسی خُدائی طاقت کے کرشمے ہیں جو اللہ پاک اپنے محبوب بندوں کو عطا فرما دیتا ہے۔[1] مولانا رُوم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں:

گَرچِہ اَزْ حُلْقُومِ عَبْدُ اللہ بَوَد	گُفْتَۂِ اُوْ گُفْتَۂِ اللہَ بَوَد

یعنی: اللہ پاک کے محبوب بندے کی زبان سے نکلی ہوئی بات، در حقیقت اللہ پاک ہی کا فرمان ہوتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! یہ ہے اس بندے کی شان جس سے اللہ پاک محبت فرماتا ہے اور اللہ پاک کس بندے سے محبت فرماتا ہے؟ ہم نے ابتداء میں حدیثِ پاک سُنی، اللہ پاک کے پیارے اور آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے 3 صِفَات بیان کر کے فرمایا

[1]... مرآۃ المناجیح، جلد:3، صفحہ:490۔

کہ جس بندے میں یہ صِفات پائی جائیں، اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

پہلی صِفَّت: تقویٰ۔ **دوسری صفت:** غِنَا۔ **اور تیسری صفت ہے:** گمنامی۔

محبت میں اپنی گما یااِلٰہی	نہ پاؤں میں اپنا پتا یااِلٰہی
رہوں مَست و بےخود میں تیری وِلا میں	پلا جام ایسا پلا یااِلٰہی
مرے دِل سے دُنیا کی چاہت مٹا کر	کر اُلفت میں اپنی فنا یااِلٰہی
بنا دے مجھے نیک نیکوں کا صدقہ	گُناہوں سے ہردَم بچا یااِلٰہی[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

اب آیئے! ان 3 پسندیدہ صِفات کی وَضَاحت سنتے ہیں:

پہلی پسندیدہ صفت: تقویٰ

پہلی صفت ہے: تقوی۔ پارہ3، سورۂ آلِ عمران، آیت:76 میں ارشاد ہوتا ہے:

فَاِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ الْمُتَّقِیْنَ ﴿۷۶﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: بیشک اللہ پرہیز گاروں سے محبت فرماتا ہے۔
(پارہ3، سورۃ آلِ عمران:76)	

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ اَصْلِ بندگی ہے، امام فخرُ الدِّین رازی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے اس بارے میں ایک علمی نکتہ بیان فرمایا ہے، چنانچہ ارشاد فرماتے ہیں: اللہ پاک نے ایک مقام پر قرآنِ کریم کی یہ صِفَّت بیان فرمائی کہ قرآنِ کریم اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہدایت ہے، ارشاد ہوتا ہے:

هُدًى لِّلْمُتَّقِیْنَ ﴿۲﴾	ترجمہ کنزُالعِرفان: اس میں ڈرنے والوں کے لئے ہدایت ہے۔
(پارہ1، سورۂ البقرہ:2)	

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 105 ملتقطاً۔

دوسری جگہ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

هُدًى لِّلنَّاسِ (پارہ2،سورۂ البقرہ:185) | ترجمہ کنزُالعرفان: جو لوگوں کے لئے ہدایت۔

امام رازی رَحمۃُاللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: اِن دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو نتیجہ نکلے گا کہ حقیقت میں اِنسان کہلانے کا حق دار وہ بندہ ہے جو متقی ہے، جو متقی نہیں وہ حقیقت میں اِنسان کہلانے کا بھی حق دار نہیں۔[1]

اس بات کو ایک مثال سے سمجھئے! مثال کے طور پر ایک بَس مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ کی طرف جارہی ہے اور اس میں 72 مُسَافِر بیٹھے ہیں، اگر کوئی شخص کہے کہ ڈرائیور 72 مُسَافِروں کو مدینہ منورہ لے جارہا ہے، تو یہ بھی دُرُست ہے اور اگر کوئی کہے کہ ڈرائیور پُوری بَس کو مکے سے مدینے کی طرف لے جارہا ہے تو یہ بھی دُرُست ہے، دونوں کا مطلب ایک ہی بنے گا کہ **72** مُسَافِر جو بَس میں بیٹھے ہیں، ڈرائیور بَس کو چلاتے ہوئے انہیں مکہ مکرمہ سے مدینہ منورہ لے جارہا ہے۔

اسی طرح اللہ پاک نے ایک مقام پر ارشاد فرمایا کہ قرآنِ کریم تمام انسانوں کے لئے ہدایت ہے، دوسرے مقام پر فرمایا: قرآنِ کریم متقی لوگوں کے لئے ہدایت ہے۔ ان دونوں آیتوں کو ملا دیا جائے تو مطلب یہی بنے گا کہ جو اِنسان ہے وہی متقی ہے اور جو متقی ہے وہی حقیقت میں اِنسان کہلانے کا حق دار ہے۔

عُلمائے کرام نے تقویٰ کے 7 درجات بیان فرمائے ہیں، ان میں سے پہلا درجہ ہے: ایمان۔ یعنی جس شخص نے سچے دِل سے کلمہ پڑھ لیا، دائرۂ اسلام میں داخِل ہو گیا، اگرچہ اس کا تقویٰ ابتدائی درجے کا ہے مگر ہے یہ بھی متقی۔ لیکن وہ شخص جس نے کلمہ ہی نہیں

1... تفسیر کبیر، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:2، جلد:1، صفحہ:268۔

پڑھا، کُفر کی دلدل ہی میں پھنسا ہوا ہے، یہ وہ ہے جس کے اندر ذرہ برابر بھی تقویٰ نہیں ہے، اس کے متعلق اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

اُولٰٓىٕكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّؕ (پارہ9، سورۃ الاعراف:179)	ترجمہ کنزُالعِرفان: یہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ ان سے بھی زیادہ بھٹکے ہوئے۔

پتا چلا..!! جس کے اندر ذرہ برابر بھی تقویٰ نہیں یعنی جو کافِر ہے، جو غیر مُسْلِم ہے، وہ ظاہِر میں اگرچہ انسان ہی ہے، اس کے ہاتھ ہیں، پیر ہیں، آنکھ، ناک، منہ، کان سب کچھ ہے، شکل وصُورت ساری انسانوں جیسی ہی ہے مگر وہ انسان کہلانے کا حق دار نہیں ہے بلکہ انسانی شکل میں جانور بلکہ جانوروں سے بھی بَدتَر ہے کہ جانور تو اپنے خالق ومالک کو جانتے اور اسے مانتے ہیں مگر یہ بدبخت عقل رکھتے ہوئے بھی اپنے خالق ومالک کا انکار کر رہا ہے۔
مَعْلُوم ہوا کہ ہم اللہ پاک کے بندے ہیں اور بندگی کی اَصْل ہے: تقوی۔

دے حُسْنِ اخلاق کی دولت	کر دے عطا اخلاص کی نعمت
مجھ کو خزانہ دے تقویٰ کا	یااللہ! میری جھولی بھر دے[1]

تقویٰ اَصْلِ نیکی ہے

اے عاشقانِ رسول! جس طرح بندگی کی اَصْل تقوی ہے، اسی طرح نیکی کی اَصْل بھی تقویٰ ہے۔ اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے:

وَ لَیْسَ الْبِرُّ بِاَنْ تَاْتُوا الْبُیُوْتَ مِنْ ظُهُوْرِهَا وَ لٰكِنَّ الْبِرَّ مَنِ اتَّقٰىۚ	ترجمہ کنزُالعِرفان: اور یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں میں پچھلی دیوار توڑ کر آؤ، ہاں اصل نیک

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 123 ملتقطاً۔

تو پرہیز گار ہوتا ہے۔	(پارہ2، سورۃ البقرۃ:189)

تفسیر صراط الجنان میں ہے: زمانۂ جاہلیت میں لوگوں کی یہ عادت تھی کہ جب وہ حج کے لئے اِحرام باندھ لیتے، پھر اگر انہیں کسی ضرورت سے اپنے گھر جانا ہوتا تو گھر کے دروازے سے داخِل نہیں ہوتے تھے بلکہ گھر کی پچھلی دیوار توڑ کر اندر آتے تھے اور اس کام کو نیکی سمجھتے تھے، اس پر یہ آیت نازِل ہوئی اور اللہ پاک نے فرمایا: یہ کوئی نیکی نہیں کہ تم گھروں کے پیچھے سے آؤ، اَصْل نیکی تقویٰ ہے۔[1]

مَعْلُوم ہوا اَصْل میں نیکوکار وہ شخص ہے جو تقویٰ والا ہے اور یہ واضح بات ہے؛ ❁ حقیقت میں پابندی کے ساتھ نماز وہ پڑھ سکتا ہے جس کے اندر خوفِ خُدا موجود ہو ورنہ کتنے ایسے ہیں جنہیں فرصت مِل جائے تو نماز پڑھ لیتے ہیں، نہ ملے تو مَعَاذَ اللہ! نمازیں قضا کر دیتے ہیں، کتنے ایسے ہیں جو مسجد میں آتے تو نماز پڑھتے ہیں مگر غیبتیں کر کے، چغلیاں کر کے، مسجد کی بے ادبی کر کے، مسجد میں دُنیوی باتیں کر کے گُناہوں کی گٹھڑی سَر پر ڈال کر لے جاتے ہیں، ❁ روزہ بھی حقیقت میں وہی رکھ سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے روزہ دار ایسے ہیں جو روزے میں ٹائم پاس کے نام پر فضولیات میں لگے رہتے ہیں بلکہ کئی تو روزہ رکھ کر گُناہ کرنے سے بھی باز نہیں آتے، ❁ حج بھی حقیقت میں وہی کرتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو دورانِ طواف بھی بَس سیلفیاں بنانے میں مَشْغول رہتے ہیں، اسی طرح صدقہ و خیرات، غریبوں کی مدد، دوسروں کے ساتھ نیک سلوک وغیرہ یہ سارے نیک اعمال حقیقت میں وہی کر سکتا ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہو، ورنہ کتنے ایسے ہیں جو نیکی کر کے بھی ثواب ضائع کر دیتے ہیں،

[1] ... صراط الجنان، پارہ: 1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت: 189، جلد: 1، صفحہ: 304۔

کبھی ریاکاری میں مبتلا ہو جاتے ہیں، کبھی صدقہ و خیرات کر کے اِحسان جتلانے لگتے ہیں۔

غرض؛ معلوم ہوا حقیقت میں نیکوکار وہی ہے جس کے دِل میں تقویٰ ہے۔ حضرت ابراہیم تیمی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں موت کی یاد کے لئے کثرت سے قبرستان میں جاتا تھا، ایک رات میں قبرستان میں تھا کہ مجھے نیند آگئی اور میں سو گیا، میں نے خواب دیکھا: ایک کھلی ہوئی قبر ہے اور کوئی کہنے والا کہہ رہا ہے: یہ زنجیر پکڑو اَور اس کے منہ میں داخِل کر کے نیچے سے نکالو۔ اس پر وہ مُردہ کہنے لگا: یااللہ پاک! کیا میں قرآن نہیں پڑھا کرتا تھا؟ کیا میں تیرے حُرمت والے گھر کا حج نہیں کرتا تھا؟ پھر وہ اسی طرح ایک کے بعد دوسری نیکی گنوانے لگا تو ایک کہنے والے نے اسے پُکار کر کہا: تُو لوگوں کے سامنے یہ اَعمال کیا کرتا تھا لیکن جب تنہائی میں ہوتا تو نافرمانیوں کے ذریعے مجھ سے اِعلانِ جنگ کیا کرتا تھا۔[1]

ہوں بظاہر بڑا نیک صُورت | کر بھی دے مجھ کو اب نیک سیرت
ظاہِر اچھا ہے، باطِن بُرا ہے | یاخُدا! تجھ سے میری دُعا ہے[2]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے

تَصَوُّف کی مشہور کتاب "رِسَالَہ قُشَیْرِیَہ" میں ہے، حضرت شیخ کَتّانی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: دُنیا کی تقسیم آزمائش پر کی گئی ہے اور آخرت کی تقسیم تقویٰ پر کی گئی ہے۔[3] یعنی دُنیا میں عِزّت، مرتبہ و مقام، بلندی، ترقی، کامیابی اُسے ملتی ہے جو زیادہ محنت کرتا ہے

1 ...جہنّم میں لے جانے والے اَعمال (مترجم)، جلد: 1، صفحہ: 69۔
2 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 135۔
3 ...رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ: 219۔

جبکہ آخرت میں بلند درجات، زیادہ عِزّت، زیادہ مقام و مرتبہ اسے ملے گا جو زیادہ تقویٰ والا ہو گا۔ چنانچہ پارہ:12، سورۂ ہُود، آیت:49 میں ارشاد ہوتا ہے:

اِنَّ الْعَاقِبَةَ لِلْمُتَّقِیْنَ۠ ﴿۴۹﴾ (پارہ12، سورۃ ھود:49)	ترجمہ کنزُالعِرفان: بے شک اچھا انجام پرہیز گاروں کے لئے ہے۔

ایک مقام پر اللہ پاک جنّت کے متعلق ارشاد فرماتا ہے:

اُعِدَّتْ لِلْمُتَّقِیْنَ ﴿۱۳۳﴾ (پارہ4، سورۃ آل عمران:133)	ترجمہ کنزُالعِرفان: وہ پرہیز گاروں کے لئے تیار کی گئی ہے۔

سُبْحٰنَ اللہ! معلوم ہوا اللہ پاک نے جنَّت بنائی ہی اَہْلِ تقویٰ کے لئے ہے، لہٰذا جو زیادہ متقی ہو گا، اسے جنّت میں زیادہ بلند درجات نصیب ہوں گے، اسے زیادہ نعمتیں ملیں گی۔

تقویٰ کے مزید فضائل و فوائد

حُجَّۃُ الْاِسْلَام امام محمد بن محمد غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ تقویٰ کے فوائد بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں: ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اِن کی اللہ پاک تعریف فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ وہ ہیں کہ اللہ پاک اِن کی دُشمنوں سے حفاظت فرماتا ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اللہ پاک کی طرف سے خصوصی تائید اور نُصرت ملتی ہے ❁ اَہْلِ تقویٰ کو اُن کے تقویٰ کی برکت سے دُنیا میں رزقِ حلال نصیب ہوتا ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے اَعْمال کی اِصْلاح ہو جاتی ہے ❁ تقویٰ کی برکت سے گُناہ مُعاف ہوتے ہیں ❁ تقویٰ کی برکت سے نیکیاں قبول ہوتی ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ آخرت کی ہولناکیوں سے محفوظ رہیں گے ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کے محبوب بندے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ اللہ پاک کی بارگاہ میں زیادہ عزت والے ہیں ❁ اَہْلِ تقویٰ کو موت کے

وقت اللہ پاک کا دیدار نصیب ہوتا ہے ۞ اَہلِ تقویٰ کو موت کے وقت عذابِ آخرت سے نجات کی بشارت دی جاتی ہے ۞ اَہلِ تقویٰ جہنّم سے محفوظ رہیں گے ۞ اَہلِ تقویٰ ہمیشہ ہمیشہ جنّت میں رہیں گے۔[1]

مجھے متقی تو بنا یااِلٰہی! | ہو اخلاق اچھا، ہو کردار ستھرا[2]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تقویٰ کیا ہے؟

ایک روز خلیفۂ دُوُم، امیر المؤمنین حضرت عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے فرمایا: اے کعب! بتایئے تقویٰ کیا ہے؟ حضرت کَعْبُ الْاَحْبَار رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: اے امیر المؤمنین! کیا آپ کبھی ایسے راستے سے گزرے ہیں جس پر کانٹے دار جھاڑیاں ہوں؟ امیر المؤمنین حضرت فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہ عَنْہُ نے فرمایا: ہاں، بالکل میرا ایسے راستے سے گزر ہوا ہے۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: تب آپ ایسے راستے سے کس طرح گزرتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: میں کانٹوں سے بچتا ہوں اور اپنے کپڑے سمیٹ لیتا ہوں۔ حضرت کعب رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے عرض کیا: ذٰلِکَ التَّقْوٰی اے امیر المؤمنین! بَس یہی تقویٰ ہے۔[3]

مطلب یہ کہ ہم اس دُنیا میں آئے، اللہ پاک نے ہمیں پاکیزہ روح عطا فرمائی، پاک صاف دل عطا فرمایا، اب ہم اس دُنیا سے گزر کر آخرت کی طرف جارہے ہیں، گویا یہ دُنیا

---

1 ... منہاج العابدین، صفحہ:144تا148۔
2 ... وسائلِ بخشش، صفحہ:104۔
3 ... تفسیرِ بغوی، پارہ:1، سورۂ بقرہ، زیرِ آیت:2، جلد:1، صفحہ:13۔

ایک راستہ ہے اور اس راستے پر کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ایک طرف شیطان ہے، ایک طرف نفس ہے، ایک طرف محبتِ دُنیا ہے، ایک طرف مال کی محبت ہے، حَسَد، بغض، کینہ، خواہش پرستی وغیرہ وغیرہ ہزاروں گُناہ اور ہزاروں گُناہ کے راستے، یہ سب گویا کانٹے دار جھاڑیاں ہیں، ہم نے زِندگی کے اس سَفَر میں اپنی پاکیزہ رُوح کو، اپنے دِل کو ان کانٹے دار جھاڑیوں (یعنی گُناہوں) سے بچاتے ہوئے گزر جانا ہے، بَس اسی چیز کا نام تقویٰ ہے۔

حضرت بایزید بسطامی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ کا تقویٰ

حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ ایک مرتبہ سَفَر پر تھے، راستے میں ایک جگہ قیام فرمایا، مرید بھی ساتھ تھے، حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ نے اپنی قمیض مبارک دھوئی، مریدین نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! یہ قمیض سامنے والی دیوار پر پھیلا دی جائے تاکہ سوکھ جائے۔ فرمایا: نہیں! یہ جس کی دیوار ہے ہم نے اس سے اجازت نہیں لی۔ مُرِیدوں نے عرض کیا: پھر اس کو درخت کی ٹہنی پر لٹکا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: درخت کی ٹہنی پر پرندے بیٹھتے ہیں، ہم پرندوں سے ان کے بیٹھنے کی جگہ نہیں چھین سکتے۔ مُریدوں نے عرض کیا: عالیٰ جاہ! پھر اس قمیض مبارک کو ہم گھاس پر پھیلا دیتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: نہیں! گھاس جانوروں کا کھانا ہے، ہم ان کا کھانا اِن سے چُھپا نہیں سکتے۔ آخر حضرت بایزید بسطامی رَحْمَۃُ اللہ عَلَیْہِ نے اپنی قمیض مبارک کو اپنی پیٹھ پر ڈالا اور اپنی پیٹھ سُورج کی طرف کر دی یہاں تک کہ قمیض مبارک سُوکھ گئی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے تقویٰ...!! ہم اِس دُنیا میں جو بھی کام کریں نہایت سنبھل کر، سوچ سمجھ کر، پُوری احتیاط کے ساتھ کریں تاکہ کہیں سے بھی گُناہ یا حق تلفی وغیرہ میں نہ

[1]...رسالہ قشیریہ، تقویٰ کا بیان، صفحہ: 221۔

پڑ جائیں، جس طرح ہم نے اپنی پسند کے نئے اور قیمتی کپڑے پہنے ہوں، بارِش آجائے، راستہ کچا ہو، راستے میں کیچڑ ہو تو ہم وہاں سے سنبھل سنبھل کر پُوری احتیاط کے ساتھ پاؤں رکھتے ہیں، کپڑے سمیٹ لیتے ہیں کہ کہیں پاؤں پھسل نہ جائے، کپڑوں پر کیچڑ نہ لگ جائے، اسی طرح زِندگی کے سَفَر میں ہر کام سنبھل سنبھل کر، خوب سوچ بچار کر کے کرنا ہے، ہم جو بھی کام کریں، اس سے پہلے خوب سوچ لیا جائے کہ کہیں اس کام میں گُناہوں کے پہلو تو نہیں ہیں؟ دُکان بنانی ہے، کاروبار چلانا ہے، نوکری کرنی ہے، شادِی کرنی ہے، سَفَر پر جانا ہے، کچھ خریدنا ہے، بیچنا ہے، غرض جو بھی کرنا ہے، پُوری احتیاط کے ساتھ سوچ سمجھ کر، شرعی رہنمائی لے کر وہ کام کرنا ہے تاکہ ہم گُناہوں سے پُوری طرح بچ سکیں۔

تقویٰ کیسے ملے؟

اے عاشقانِ رسول! رہی یہ بات کہ ہمیں تقویٰ حاصل کیسے ہو گا؟ اس کے لئے عرض ہے کہ تقویٰ کی اَصْل ہے: گُناہوں سے بچنا۔ اور گُناہوں سے بچنے کے لئے 2 چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے: **نمبر 1:** گُناہوں کی معلومات۔ **نمبر 2:** دِل میں گُناہوں سے نفرت۔

اگر بندے کو گناہوں کی معلومات ہی نہ ہوں تو ظاہِر ہے وہ گناہوں سے بچ نہیں پائے گا۔ اور اگر گُناہوں کی معلومات تو ہوں مگر دِل میں گُناہوں سے نفرت نہ پائی جائے، تب بھی گُناہوں سے بچنا، نہایت دُشوار ہے۔

اب سُوال یہ ہے کہ یہ دونوں چیزیں کیسے حاصل ہوں گی؟ اس کے لئے عرض یہ ہے کہ گناہوں کی معلومات تو آج کل بڑی آسانی سے حاصل کی جاسکتی ہیں، مثلاً ❁ ہر ہفتے کو شیخ طریقت امیر اہلسنت، حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری، ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُھُمُ الْعَالِیَہ مدنی مذاکرہ فرماتے ہیں، اس میں دُنیا بھر سے عاشقانِ رسول آپ دَامَتْ بَرَکَاتُھُمْ

الْعَالِیَہ سے مختلف موضوعات پر سُوالات پوچھتے ہیں اور آپ اپنے عِلْم اور تجربے کی روشنی میں ان کے جوابات ارشاد فرماتے اور باریک علمی نکات بیان فرماتے ہیں۔یُوں سمجھ لیجئے کہ "مدنی مذاکرہ" عِلْمِ دین حاصل کرنے کے لئے **weekly** ایک کلاس ہے اور یہ کلام دورِ حاضر کی عظیم علمی و رُوحانی شخصیت، شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ پڑھاتے ہیں۔ لہٰذا پابندی کے ساتھ مدنی مذاکرے میں شرکت کی عادت بنائیے، ڈائری، قلم وغیرہ اپنے پاس رکھئے، شیخِ طریقت امیرِ اہلسنت دَامَتْ بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہ جو مدنی پھول ارشاد فرمائیں، لکھ کر اپنے پاس محفوظ کرتے جائیے،اس طرح آہستہ آہستہ انشاءاللہ گناہوں کی کافی ساری معلومات ہو جائیں گی۔ ❁ اسی طرح مکتبۃ المدینہ کی کئی کتابیں ہیں، مثلاً **"جہنم میں لے جانے والے اعمال"** 2 جلدوں پر مشتمل کتاب ہے، **"گناہوں کے عذابات"** مختصر مگر جامع کتاب ہے، اس میں 52 گناہوں کا ذکر ہے اور اس میں ہر گُناہ کی تعریف، اس کے متعلق قرآنی آیت و حدیث، اُس گُناہ کا حکم، اُس گناہ میں پڑنے کے اسباب اور بچنے کے طریقے بھی لکھے گئے ہیں۔ یُونہی مکتبۃ المدینہ کی دیگر کتابیں مثلاً * - **76 کبیرہ گُناہ * - گناہوں کی نحوست * - نیکیوں کی جزائیں اور گُناہوں کی سزائیں * - مکاشفۃ القلوب** وغیرہ، یہ کتابیں مکتبۃ المدینہ سے حاصِل کر لی جائیں یا دعوتِ اسلامی کی ویب سائٹ **www.dawateislami.net** سے ڈاؤنلوڈ کرلی جائیں اور ہدف بنا کر ان کا مطالعہ کیا جائے۔

گُنَاہوں کی معلومات کا ایک طریقہ یہ بھی ہے کہ دار الافتاء اہلسنت کا نمبر اپنے پاس محفوظ کر لیجئے، جب بھی کوئی اَہَم کام کرنے لگیں، کسی مُعَاملے میں گُناہ ہونے کا شُبہ ہو یا کسی غیر شرعی کام میں جا پڑنے کا اندیشہ ہو تو دار الافتاء اہلسنت سے یا کسی بھی عاشقِ رسول مفتی صاحب سے رابطہ کر لیا جائے۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے آئی ٹی ڈیپارٹمنٹ نے دار

الافتاء اہلسنت موبائل ایپلی کیشن جاری کر دی ہے، اپنے اسمارٹ فون پر یہ ایپلی کیشن انسٹال کر لیجئے، وقتاً فوقتاً اس میں دیئے گئے فتاویٰ جات کا مطالعہ کرتے رہیئے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ڈھیروں عِلْمِ دین سیکھنے کو ملے گا اور ساتھ ہی ساتھ گُناہوں کی معلومات بھی حاصِل ہو جائیں گی۔

باقی رہی ''دِل میں گُناہ کی نفرت'' یہ کیسے ملے گی؟ اس کے لئے امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے ایک زبردست نسخہ ارشاد فرمایا ہے، آپ رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں تقویٰ حاصِل کرنے کی صُورت یہ ہے کہ 5 اعضاء کی خصوصیت کے ساتھ نگرانی کی جائے۔ وہ 5 اعضاء یہ ہیں:

(1): آنکھ (2): کان (3): زبان (4): پیٹ اور (5): دِل[1]

یعنی آنکھ کو گُناہوں مثلاً فلموں ڈراموں وغیرہ سے بچایا جائے، کانوں کو گُناہوں سے مثلاً گانے سننے، غیبت سننے، فحش باتیں وغیرہ سننے سے بچائے، زبان کو غیبت، چغلی، جھوٹ وغیرہ سے بچائے، پیٹ میں حرام لقمہ نہ جانے دے، اسی طرح دِل کو حَسَد، تکبر، خود پسندی، ریاکاری وغیرہ سے بچائے رکھے تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! آہستہ آہستہ دِل صاف ہو گا، دِل کا میل اُترے گا اور دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا ہو جائے گی۔

اگر ہم یہ دو کام کر لیں، گُناہوں کے متعلق معلومات حاصِل کرتے رہیں، اپنے اعضاء کو گُناہوں سے بچا کر دِل میں گُناہوں سے نفرت پیدا کرنے میں بھی کامیاب ہو جائیں تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمیں تقویٰ کی دولت نصیب ہو جائے گی۔

مجھے متقی تو بنا یااِلٰہی! | ہو اخلاق اچھا، ہو کردار ستھرا[2]

---

1 ... منہاج العابدین، صفحہ: 162۔

2 ... وسائل بخشش، صفحہ: 104۔

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیب!　　　　صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

دوسری پسندیدہ صفت: غِنَا

اللہ پاک کے محبوب بندے کا دوسرا وَصف جو پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بیان فرمایا، وہ ہے: غنا۔ اِنَّ اللّٰہَ یُحِبُّ الْعَبْدَ التَّقِیَّ الْغَنِیَّ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غَنِی بندے سے محبت فرماتا ہے۔

لفظ: غَنِی کا معنی ہے: بے نیازی اور یہ اللہ پاک کی صِفَّت ہے۔ قرآنِ کریم میں ہے:

یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ ۚ وَ اللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِیْدُ ﴿۱۵﴾ (پارہ 22، سورۃ فاطر: 15)	ترجمہ کنزُالعِرفان: اے لوگو! تم سب اللہ کے محتاج ہو اور اللہ ہی بے نیاز، تمام خوبیوں والا ہے۔

معلوم ہوا ہم سب کے سب اللہ پاک کے محتاج ہیں اور اللہ پاک غنی و بے نیاز ہے۔ لہٰذا یہ والی صِفَّتِ غنا یعنی مکمل طور پر بے نیازی اِنْسان کو ملنا ناممکن ہے۔

البتہ وہ غِنا جو بندے کی صِفَّت ہے، یہ اَصْل میں غِنَا نہیں بلکہ فقر ہے۔ امام غزالی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ نے فَقْر کے 6 درجات بیان فرمائے ہیں، ان میں جو فقر کا سب سے اعلیٰ درجہ ہے، اسے غِنَا کہا جاتا ہے اور اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ بندہ دُنیا کی ہر چیز سے، مال و دولت وغیرہ سے بے نیاز ہو جائے۔ لہٰذا وہ بندہ جس کے نزدیک مال و دولت کی کوئی حیثیت نہ ہو، مال و دولت ملنا یا نہ ملنا اس کے نزدیک برابر ہو، ایسے شخص کو غنی کہتے ہیں۔[1]

حُبِّ دُنیا سے تُو بچا یارَبّ! | عاشِقِ مصطفٰے بنا یارَبّ!

---

1 ...احیاءُ العلوم (مترجم)، جلد: 4، صفحہ: 564، خلاصۃً۔

حرِصِ دُنیا نکال دے دِل سے | بَس رہوں طالِب رضا یارَبّ![1]

منقول ہے کہ اللہ پاک کے نبی حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام سے آپ کے حَوَّاریوں نے پوچھا: اے رُوحُ اللہ عَلَیْہِ السَّلَام! کیا وجہ ہے کہ آپ پانی پر ایسے چل لیتے ہیں جیسے ہم زمین پر چلتے ہیں مگر ہم ایسے نہیں چل سکتے؟ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: تمہارے نزدیک دِرْہم و دِینار کی کیا اہمیت ہے؟ حواریُوں نے عرض کیا: ہمارے نزدیک دِرْہم و دینار کی اچھی قدر و منزلت ہے۔ حضرت عیسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے فرمایا: میرے نزدیک دِرْہم و دِینار اور مٹی کا ڈھیلا برابر ہیں۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! یہ ہے اَصْل غِنا اور یہی وہ وَصْف ہے کہ جس بندے میں یہ وَصْف پایا جائے اللہ پاک اُس بندے سے محبت فرماتا ہے۔

اب یہ غِنا ہمیں حاصِل کیسے ہو؟ اس کا ایک طریقہ تو یہ ہے کہ بندہ اللہ پاک کے خالِق و رازِق اور مالِک ہونے پر دِل سے مطمئن ہو جائے۔ چنانچہ حدیثِ پاک میں ہے: جو سب سے بڑا غنی بننا چاہتا ہے، اسے چاہئے کہ اپنے پاس موجود مال و اسباب کے بجائے اللہ پاک کے خزانۂ قُدْرت پر زیادہ بھروسہ کرے۔

معلوم ہوا کہ اگر ہم اللہ پاک کے خزانۂ قُدْرت پر کامِل بھروسہ کرلیں تو اِنْ شَآءَ اللہُ الْکَرِیْم! ہمیں غِنَا کی دولت نصیب ہو جائے گی۔ ہمارے پاس مال ہے تو بھی اُس پر بھروسہ نہیں بلکہ بھروسہ اللہ پاک پر ہو، مال کا کیا بھروسہ، یہ آج ہے، ہو سکتا ہے کل نہ ہو۔

---

1 ...وسائلِ بخشش، صفحہ: 79-81۔

2 ...احیاءُ العُلوم (مترجم)، جلد: 3، صفحہ: 702۔

۞ اسی طرح غربت آگئی، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞ کاروبار ٹھپ ہو گیا، کوئی بات نہیں، اللہ مالِک ہے ۞ گھر میں کھانے کو کچھ نہیں ہے، بچے بھوکے ہیں، کوئی بات نہیں اللہ مالِک ہے ۞ پریشانی آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞ مشکل آگئی، اللہ مالِک ہے، ۞ نوکری نہیں مِل رہی، اللہ مالِک ہے۔ یُوں بندے کے حالات کیسے ہی ہوں، اُس کا ذِہن یہ بنا رہے کہ اللہ پاک مالِک ہے، اللہ پاک میرا خالِق ہے، اللہ پاک رِزْق عطا فرمانے والا ہے، جب یہ پختہ ذِہن بن جائے گا تو اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! ہمارے دِل میں دُنیا سے، دُنیوی مال و دولت سے، دُنیاداروں سے غِنَا یعنی بے نیازی کی صِفَّت پیدا ہو جائے گی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

تیسری پسندیدہ صفت: خِفاء (یعنی گمنامی)

اللہ پاک کے محبوب اور پسندیدہ بندے کا تیسرا وَصْف جو حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا، وہ ہے: خِفاء یعنی گمنامی۔ یعنی وہ شخص جو لوگوں میں اپنی شہرت نہیں چاہتا، ہر نیکی چھپ کر کرتا ہے، خود گمنام رہتا ہے، ایسا شخص بھی اللہ پاک کا محبوب اور پسندیدہ ہے۔

ایک حدیثِ پاک میں اللہ پاک کے آخری نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے بندۂ مومن کے 6 اَوْصاف بیان فرمائے اور فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابِلِ رَشک دوست وہ ہے (جس میں 6 اَوْصاف پائے جائیں) پھر اُن 6 اَوْصاف میں ایک یہ بیان فرمایا: وہ لوگوں میں چھپا ہوا ہو، لوگ اس کی طرف انگلیوں سے اشارے نہ کریں۔[1]

اسی مفہوم کی ایک حدیثِ پاک کے تحت حکیم الامت، مفتی احمد یار خان نعیمی رَحمۃُ

(1)... ترمذی، کتابُ: الزُّہد، صفحہ: 561، حدیث: 2347۔

اللہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یعنی دُنیوی کمالات، دولت، صحت، طاقت میں یوں ہی دینی کمالات مثلاً عِلْم، عِبَادت، ریاضت میں اس کی شہرت نہ ہو کہ عوام کے لئے شہرت خطرناک ہی ہے، اس سے عموماً دِل میں غرور، تکبر پیدا ہو جاتے ہیں، ایسی شہرت سے گمنامی اچھی ہے، ہاں! بعض بندے ایسے بھی ہیں کہ وہ شہرت سے متکبر نہیں ہوتے، وہ سمجھتے ہیں کہ نیک نامی و بدنامی اللہ پاک کے قبضہ میں ہے، لوگوں کا کوئی اعتبار نہیں، انہیں زِندہ باد اور مردہ باد کے نعرے لگاتے دیر نہیں لگتی۔[1]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** بیان کی گئی حدیثِ پاک سے گمنامی پسند کرنے والے شخص کی شان کا اندازہ کیجئے! ہمارے آقا و مولیٰ، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس کے لئے فرمایا: اِنَّ اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ میرا قابِلِ رَشک دوست۔

اس کا تو بیاں ہی نہیں کچھ تم جسے چاہو | اللہ کا محبوب بنے جو تمہیں چاہے[2]

جس کے دِل میں مدنی آقا، محبوب خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت آجائے، وہ اللہ پاک کا محبوب بن جاتا ہے تو جسے حُضور، جانِ کائنات، فخرِ موجودات صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اپنا دوست فرمائیں بلکہ دوست بھی نہیں اَغْبَطَ اَوْلِیَائِیْ سب سے قابِلِ رَشک دوست فرمائیں، اس کی شان و عظمت کا کیا عالَم ہو گا؟ اور دیکھئے! سردارِ انبیاء، محبوب خدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا سب سے قابِلِ رَشک دوست کون ہے؟ وہ جو گمنامی کو پسند کرتا ہو۔

اب ایک طرف تو پیارے آقا، محبوبِ خُدا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا یہ فرمان ہے اور

1 ...مرآۃ المناجیح، جلد: 7، صفحہ: 136۔
2 ...ذوقِ نعت، صفحہ: 206۔

دوسری طرف ہم اپنی حالت بھی دیکھ لیں، آہ! اَفْسوس...!! آج کل سستی شہرت کے حُصُول میں گویا دَوڑ لگی ہوئی ہے، کیا شہری، کیا دیہاتی، کیا چھوٹا، کیا بڑا، ایک تعداد ہے جو ایک سے بڑھ کر ایک سیلفی بنا کر سوشل میڈیا کے ذریعے شہرت حاصِل کرنے میں کوشاں ہے، بعض تو فُضُول اور بعض گُناہوں بھری ویڈیوز بنا کر خود کو مشہور کرنے کے چکروں میں ہیں، آہ! ہم کپڑے خریدیں تو یہ ذہن رکھ کر کہ ایسے کپڑے ہوں کہ جو دیکھے بَس واہ واہ ہی کرتا رِہ جائے، خوشبو خریدنی ہو تو ایسی کہ بَس لگا کر جہاں سے ایک بار گزر جاؤں، وہ فضائیں مہک جائیں، افسوس! ہم پاؤں میں پہننے کا جوتا پسند کرنے میں بھی اس لئے گھنٹوں لگا دیتے ہیں کہ ایسا جوتا ہو کہ جو دیکھے بس دیکھتا ہی رِہ جائے۔ شادِی کا موقع ہو تو دکھلاوا، عید تہوار ہو تو دکھلاوا۔ کاش...!! شہرت طلبی جیسی ہلاکت میں ڈالنے والی باطنی بیماری سے جان چھوٹ جائے، کاش! ہم اللہ پاک کی رِضا پانے والے بن جائیں، کاش! زِندگی رضائے الٰہی والے کاموں میں گزارنے والے بن جائیں۔ حدیثِ پاک میں ہے: دو بھوکے بھیڑیئے بکریوں کے ریوڑ میں جتنی تباہی مچاتے ہیں، مال اور شُہرت کی محبت اس سے زیادہ تباہی انسان کے دین میں مچا دیتی ہے۔

بھائیو! ہر دم بچو تم حُبِّ جاہ و مال سے
ہر گھڑی چوکس رہو شیطان کی اِس چال سے

دل میں یہ خواہش نہ رکھنا سب کریں میرا اَدب
ڈر کہیں ناراض ہو جائے نہ تجھ سے تیرا رب

قلب میں خوفِ خدا رکھ کر تُو سارے کام کر
کامیابی ہو گی تیری اِنْ شاءَ اللہ ہر ڈگر[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! اس جگہ ایک اَور اَہم نکتہ ہے، وہ یہ کہ یہ حدیثِ پاک جس کی ہم

---

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 698 ملتقطاً۔

وَضاحت سننے کی سعادت حاصل کر رہے ہیں، اس حدیثِ پاک میں تو ارشاد فرمایا گیا کہ اللہ پاک گمنامی پسند کرنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے، اب ایک اَور حدیثِ پاک سنئے! حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ سے روایت ہے، اللہ پاک کے پیارے نبی، رسولِ ہاشمی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: بے شک جب اللہ پاک اپنے کسی بندے سے محبت فرماتا ہے تو جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام سے فرماتا ہے: اے جبریل! میں فلاں بندے سے محبت کرتا ہوں، تو بھی اس سے محبت کر۔ چنانچہ حضرت جبریل عَلَیْہِ السَّلَام بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، پھر آسمان میں یہ اِعْلان کروا دیا جاتا ہے کہ بے شک اللہ پاک فلاں بندے سے محبت فرماتا ہے، اے فرشتو! تم سب بھی اس سے محبت کرو...!! پس آسمان کے تمام فرشتے بھی اُس بندے سے محبت کرنے لگتے ہیں۔[1] اور ترمذی شریف کی روایت میں ہے: پھر زمین والوں کے دِل میں اُس بندے کی محبت لازِم کر دی جاتی ہے۔[2]

سُبْحٰنَ اللہ! **اے عاشقانِ رسول!** غور فرمایئے! ایک حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: جو گمنامی کو پسند کرے اللہ پاک اس سے محبت فرماتا ہے، دوسری حدیثِ پاک میں ارشاد ہوا: اللہ پاک جس بندے سے محبت فرماتا ہے، اس بندے کی محبت زمین والوں کے دِل میں لازِم کر دی جاتی ہے اور فرشتے بھی اس سے محبت کرتے ہیں۔ معلوم ہوا اللہ پاک گمنامی کو پسند کرنے والے سے محبت فرماتا ہے مگر اپنے محبوب بندے کو گمنام رہنے نہیں دیتا۔

دیکھئے! حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ نے گمنامی اختیار کی تو مکی آقا، مدنی مصطفےٰ صَلَّی اللہُ

1 ...بخاری، کتاب: بَدْءُ الخلق، باب: ذِکْرِ ملائکہ، صفحہ: 824، حدیث: 3209۔
2 ...ترمذی، کتاب: تفسیر القرآن، باب: سورۃ مریم، صفحہ: 730، حدیث: 3161۔

عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مدینہ منورہ میں صحابۂ کرام اور خلفائے راشدین کے سامنے حضرت اُوَیس قرنی رَضِیَ اللہُ عَنْہُ کی شان وعظمت بیان فرمائی، حُضُور غوثِ اعظم رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ گمنامی پسند تھے، اللہ پاک نے آپ کی عزت و شہرت کو ایسی ہمیشگی عطا فرمائی کہ آج صدیاں گزر جانے کے بعد بھی غوثِ پاک رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کا نامِ پاک زبان پر آئے تو سَر اَدَب سے جھک جاتے ہیں، داتا حُضُور رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ شہرت طلبی سے پاک تھے، اُن کے دربار شریف پر آج بھی لوگوں کا ہجوم رہتا ہے، سیدی اعلیٰ حضرت رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے اپنے گھر رہ کر قلم کے ذریعے دِین کی خدمت کی، شہرت طلبی سے کوسوں دُور رہے، اللہ پاک نے مَسْلکِ رضا کو دُنیا بھر میں عام کر دیا۔ معلوم ہوا جو بندہ شہرت طلب کرے، دُنیا کی عارضی، فانی جھوٹی شہرت کے پیچھے بھاگتا پھرے، اسے اگر شہرت مل بھی جائے تو عارِضی ملتی ہے، پھر بالآخر ایک نہ ایک دِن وہ قبر میں اُترتا ہے اور ساتھ ہی اُس کی شہرت بھی ختم ہو جاتی ہے مگر جو شہرت کے طلب گار نہ ہوں بلکہ صِرف اپنے مالِک و مولیٰ کی، اپنے پاک پروردگار کی رِضا چاہتے ہوں، وہ چاہے بظاہِر دُنیا سے پردہ بھی فرما جائیں مگر اُن کی شہرت، اُن کی عزّت، اُن کی محبت دلوں میں جوں کی تُوں برقرار رہتی ہے۔ صُوفیاء فرماتے ہیں: مَنْ طَلَبَ الْمَوْلَا فَلَهُ الْكُلُّ جو اپنے مالِک کی رِضا چاہتا ہے، اللہ پاک اسے سب کچھ عطا فرما دیتا ہے۔

لیکن اس جگہ ایک باریک شیطانی چال سے بچنا بھی بہت ضروری ہے، امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: بعض دفعہ شیطان مخلص دوست بن کر وسوسہ ڈالتا ہے، وہ کہتا ہے: اے بندے! تُو چھپ کر نیک اَعْمال کر، اللہ پاک خود ہی تیرے اَعْمال کو لوگوں میں مشہور کر دے گا۔ امام غزالی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ فرماتے ہیں: یہ بھی شیطان کی باریک چال ہے، یُوں کہہ

کر شیطان بندے کو رِیاکاری میں مبتلا کر دیتا ہے، جسے یُوں وسوسہ آئے، اسے چاہئے کہ اس وسوسہ کو یہ کہہ کر ناکام بنادے کہ میں شہرت کا طلب گار نہیں ہوں، میں نہیں چاہتا کہ میری نیکیاں عوام میں مشہور ہوں، میں تو بَس اللہ پاک کی رِضا چاہتا ہوں، وہ میرے اعمال کو ظاہِر کرے یا نہ کرے، یہ اُس کی مرضِی ہے۔[1]

پیارے اسلامی بھائیو! بہر حال! آج کے پُورے بیان کا خلاصہ یہ ہے کہ بے شک اللہ پاک تقویٰ والے، غنی یعنی دُنیا، دُنیوی مال و دولت سے بے نیاز رہنے والے اور گمنامی کی خواہش رکھنے والے بندے سے محبت فرماتا ہے۔ اللہ پاک ہمیں بھی یہ تینوں اعلیٰ اَوصاف نصیب فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

قلب میں یاد تیری بسی ہو ذِکْر لب پر ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بےخودی اور فنا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے
نفس نے لذّتوں میں پھنسایا مجھ پہ لطف و کرم ہو خدایا
دِل سے چاہت مٹا ماسِوَا کی میرے مولیٰ تو خیرات دے دے
کرنا رَحمت خُدا مجھ پہ اپنی رکھ عنایت سدا مجھ پہ اپنی
دائمی اور حتمی رضا کی میرے مولیٰ تُو خیرات دے دے

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللہُ عَلٰی مُحَمَّد

12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام: مدرستہ المدینہ بالغان

پیارے اسلامی بھائیو! تقویٰ پانے، دُنیا کی محبت دِل سے مٹانے اور اللہ پاک کی رضا

1... منہاج العابدین، صفحہ:136۔

والے کاموں میں مَصرُوف رہنے کے لئے عاشقانِ رسول کی دینی تحریک دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول سے وابستہ ہو جائیے اور 12 دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حِصّہ لیجئے! اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکَرِیْم! دِل میں اللہ پاک اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی محبت کی شمع روشن ہو گی، زِندگی میں نیکیوں کی بہار آئے گی اور فضولیات سے بچنے، اللہ پاک کی رضا والے کام کرنے کے بکثرت مواقع نصیب ہوں گے۔ دعوتِ اسلامی کے 12 دینی کاموں میں سے ایک دینی کام ہے: مدرسۃ المدینہ بالغان۔ الحمد للہ! دعوتِ اسلامی کے تحت ملک و بیرونِ مُلک سینکڑوں مدارسُ المدینہ بالغان لگتے ہیں، جن میں بڑی عُمر کے اسلامی بھائیوں کو دُرُست تجوید اور مخارج کے ساتھ قرآنِ کریم پڑھنا اور مختلف سنتیں اور آداب سکھائے جاتے ہیں۔ آپ بھی مدرسۃ المدینہ بالغان میں اگر پڑھانے کی اہلیت رکھتے ہیں تو پڑھانے کی، ورنہ پڑھنے کی نیت کر لیجئے۔

فیشن پرست کی زِندگی میں بہار آگئی

حیدر آباد کے علاقے آفندی ٹاؤن کے رہنے والے ایک اسلامی بھائی کا بیان ہے: میں ایک فیشن پرست نوجوان تھا، دُنیا کی موج مستی میں گم، اپنی آخرت کے انجام سے غافِل زِندگی کے دِن گزار رہا تھا، میری گُناہوں بھری زِندگی میں بہار یُوں آئی کہ مجھے مدرسۃ المدینہ بالغان میں داخلے کی سَعادت مل گئی، بَس پھر میری خوش بختی کے سفر کا آغاز ہو گیا، مدرسۃ المدینہ بالغان کی برکات نے میرے تاریک دِل کو خوفِ خدا اور عشقِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے روشن کر دیا، اس میں مجھے قرآنِ پاک کی تعلیم کے ساتھ ساتھ سُنتوں پر عمل کا جذبہ بھی ملا اور ہفتہ وار اجتماع میں شرکت کی سَعادت بھی نصیب

ہوئی۔ الحمد للہ! مدرسۃ المدینہ بالغان میں پڑھنے کی برکت سے میری زِندگی میں بہار آگئی، فیشن پرستی، موج مستی سے نجات بھی مِل گئی۔

ترا شکر مولیٰ دیا مدنی ماحول | نہ چھوٹے کبھی بھی خدا مدنی ماحول
پلا کر مئے عشق دے گا بنا یہ | تمہیں عاشِقِ مصطفےٰ مدنی ماحول[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیارے اسلامی بھائیو! بیان کو اختتام کی طرف لاتے ہوئے سُنّت کی فضیلت اور چند آدابِ زندگی بیان کرنے کی سَعادت حاصِل کرتا ہوں۔ ایک روز تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم نے 3 مرتبہ فرمایا: میرے نائب پر اللہ پاک کی رَحمت ہو۔ عَرض کیا گیا: یارسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وآلِہٖ وسَلَّم! آپ کے نائِب کون ہیں؟ فرمایا: میری سُنّت سے مَحبَّت کرنے اور دوسروں کو سکھانے والے۔[2]

سُنّت کے مطابق میں ہر اِک کام کروں کاش! | تُو پیکرِ سُنَّت مجھے اللہ بنا دے[3]

عمامہ شریف پہننا سُنَّتِ مصطفےٰ ہے

دو فرامینِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: (1): عمامہ باندھو! تمہارا حِلْم بڑھے گا۔[4] (2): عمامے کے ساتھ 2 رکعتیں بغیر عمامے کی 70 رکعتوں سے اَفْضَل ہیں۔[5]

---

1 ... وسائل بخشش، صفحہ: 647-648۔
2 ... جامع بیانِ علم، باب: عِلْم کے فضائل، جلد: 1 صفحہ: 201، حدیث: 220۔
3 ... وسائل بخشش، صفحہ: 118۔
4 ... مستدرک، کتاب: اللباس، جلد: 5، صفحہ: 272، حدیث: 7488۔
5 ... فردوس الاخبار، جلد: 2، صفحہ: 265، حدیث: 3233۔

اے عاشقانِ رسول! عمامہ شریف باندھنا **سُنَّتِ مصطفٰے** ہے ۞ ہمارے پیارے آقا، مکی مدنی مصطفٰے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ہمیشہ سرِ اقدس پر ٹوپی مبارک پر عمامہ سجا کر رکھا ۞ سفر و حضر میں بھی سرِ اقدس پر عمامہ شریف جگمگاتا تھا ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم عمامہ میں شملہ چھوڑتے تھے جو کبھی ایک کندھے پر، کبھی دونوں کندھوں کے درمیان پڑا رہتا تھا ۞ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم مختلف مواقع پر مختلف رنگ کا عمامہ شریف استعمال فرمایا کرتے تھے۔ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سے سَفید، سیاہ، سبز، زَعْفرانی، حرقانی، زرد، دھاری دار سرخ رنگ کا عمامہ باندھنا ثابت ہے۔

عمامہ باندھنے کے فضائل اور اس بارے میں تفصیلی معلومات کے لئے مکتبۃ المدینہ کی کتاب "عمامہ کے فضائل" کا مطالعہ کیجئے! اللہ پاک ہمیں بھی سُنّت کی نیت سے ہمیشہ سَر پر عِمامے کا تاج سجائے رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔

شان کیا پیارے عمامے کی بیاں ہو یا نبی! | تیری نعلِ پاک کا ہر ذرّہ رشکِ طور ہے
ہوں غلامِ مصطفٰے عطار کا دعویٰ ہے یہی | کاش! آقا بھی یہ فرما دیں ہمیں منظور ہے[1]

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب! صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

1 ...وسائل بخشش، صفحہ: 485 بتغیر قلیل۔

دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار اجتماع میں پڑھے جانے والے 6 دُرودِ پاک اور 2 دُعائیں

﴿1﴾ شبِ جُمعہ کا دُرُود

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ

الْحَبِيْبِ الْعَالِى الْقَدْرِ الْعَظِيْمِ الْجَاهِ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

بُزرگوں نے فرمایا کہ جو شَخْص ہر شبِ جُمعہ (جُمعہ اور جُمعرات کی دَرمیانی رات) یہ دُرُود شریف پابندی سے کم از کم ایک مرتبہ پڑھے، مَوت کے وَقْت سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم کی زِیارت کرے گا اور قَبْر میں داخل ہوتے وَقْت بھی، یہاں تک کہ وہ دیکھے گا کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم اُسے قَبْر میں اپنے رَحْمت بھرے ہاتھوں سے اُتار رہے ہیں۔[1]

﴿2﴾ تمام گُناہ مُعاف

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ

حضرتِ انس رَضِیَ اللہُ عَنْہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: جو شَخْص یہ دُرُودِ پاک پڑھے اگر کھڑا تھا تو بیٹھنے سے پہلے اور بیٹھا تھا تو کھڑے ہونے سے پہلے اُس کے گُناہ مُعاف کر دیئے جائیں گے۔[2]

﴿3﴾ رَحْمت کے سَتّر (70) دروازے

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّد

---

1 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 151، خلاصۃً۔

2 ... اَفْضَلُ الصَّلاۃ، صفحہ: 65۔

جو یہ دُرُودِ پاک پڑھتا ہے اُس پر رَحمت کے 70 دروازے کھول دیئے جاتے ہیں۔[1]

﴿4﴾ چھ (6) لاکھ دُرُود شریف کا ثواب

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا فِیْ عِلْمِ اللہِ صَلَاۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِ مُلْکِ اللہ

عَلّامہ اَحمد صاوِی رَحمۃُ اللہِ عَلَیْہ بَعض بُزرگوں سے نَقْل کرتے ہیں: اِس دُرُود شریف کو ایک بار پڑھنے سے چھ لاکھ دُرُود شریف پڑھنے کا ثواب حاصِل ہوتا ہے۔[2]

﴿5﴾ قُربِ مُصْطَفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ

ایک دن ایک شَخْص آیا تو حُضُورِ اَنْور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اُسے اپنے اور صِدِّیقِ اکبر رَضِیَ اللہُ عَنْہ کے درمیان بِٹھا لیا۔ اِس سے صَحابۂ کِرام علیہم الرِّضْوَان کو حیرت ہوئی کہ یہ کون بڑے مرتبے والا شخص ہے! جب وہ چلا گیا تو سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: یہ جب مجھ پر دُرُودِ پاک پڑھتا ہے تو یوں پڑھتا ہے۔[3]

﴿6﴾ دُرُودِ شفاعت

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَةِ

شافِعِ اُمَم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا عظمت والا فرمان ہے: جو شَخْص یُوں دُرُودِ پاک پڑھے، اُس کے لیے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔[4]

1... قَوْلُ الْبَدِیْع، باب ثانی، صفحہ: 277۔
2... اَفْضَلُ الصلاۃ، صفحہ: 149۔
3... قَوْلُ الْبَدِیْع، باب اَوّل، صفحہ: 125۔
4... الترغیب والترہیب، کِتَابُ الذِّکْر والدُّعَا، جلد: 2، صفحہ: 329، حدیث: 30۔

﴿1﴾ ایک ہزار دن تک نیکیاں

جَزَی اللّٰہُ عَنَّا مُحَمَّدًا مَّا ھُوَ اَھْلُہٗ

حضرتِ ابنِ عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے رِوایت ہے کہ سرکارِ مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا: اس کو پڑھنے والے کے لئے 70 فِرِشتے ایک ہزار دن تک نیکیاں لکھتے ہیں۔[1]

﴿2﴾ گویا شَبِ قَدْر حاصل کرلی

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیْمُ الْکَرِیْمُ، سُبْحٰنَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوٰتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیْم

(حِلْم اور کرم فرمانے والے اللہ پاک کے سِوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اللہ پاک ہے، سات آسمانوں اور عظمت والے عرش کا ربّ)

فرمانِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: جس نے اس دُعا کو 3 مرتبہ پڑھا، گویا اُس نے شَبِ قَدْر حاصل کرلی۔[2]

---

1 ... مَجْمَعُ الزَّوَائِد، کِتَابُ الْاَدْعِیَہ، جلد:10، صفحہ:254، حدیث:17305۔

2 ... تاریخ اِبنِ عَساکِر، جلد:19، صفحہ:155، حدیث:4415۔